بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين... وبعد

شرک ایک ایسا گناہ ہے جسے اللہ تعالی کبھی معاف نہیں فرماتے (اگر کوئی شخص توبہ کئے بغیر مر جائے) اس کی دلیل میں اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾

اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ (سورۃ النساء:48)

اور شرک کی قسموں میں سے ایک قسم کا شرک جو ہمارے معاشرے میں کثرت سے پایا جاتا ہے وہ دھاگہ، کڑا، چھلہ، تعویذ یا ان جیسی چیزوں کو نفع حاصل کرنے یا نقصان سے بچنے کی نیت سے پہننا ہے۔

ان چیزوں کی حقیقت قرآن وسنت کی روشنی اور صحابہ وسلف صالحین کے عمل میں ملاحظہ فرمائیں: اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ﴾

آپ ان سے کہئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ جنہیں تم اللہ تعالی کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالی مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالی مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ (سورۃ الزمر:38)

اس آیت کے چند پیغامات:

1: اللہ تعالی شرک پر کبھی راضی نہیں ہوتا اور شرک کے معاملے میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کس ذات کو اللہ تعالی کے ساتھ شریک کیا جا رہا ہے۔

2: مِنْ دُوْنِ اللهِ میں اللہ تعالی کے علاوہ ہر چیز شامل ہے چاہے وہ بت، پتھر، فرشتے، اولیاء اور انبیاء کیوں نا ہوں۔

3: شرک کا مطلب ہے غیر اللہ کی عبادت۔

4: بنیادی طور پر نفع پہنچانا یا تکلیف دور کرنا اللہ تعالی کے خاص حقوق میں سے ایک حق ہے جو کسی اور کے لیے صرف کرنا شرک ہے۔

5: اللہ تعالی اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو اسے کوئی بچا نہیں سکتا اور اگر اللہ تعالی کسی پر مہربانی کرنا چاہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

ashabulhadith.com

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلاً فِي يَدِهِ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ: مِنَ الوَاهِنَةِ، قَالَ: انْزِعْهَا، فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْناً، فَإِنَّكَ لَوْ مُتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ مَا أَفْلَحْتَ أَبَداً

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ "واھنہ" (ایک مرض) کی وجہ سے پہنا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اتار دو۔ یہ تمہاری بیماری میں مزید اضافہ کر دے گا۔ اس کڑے کو پہنے ہوئے اگر تمہیں موت آ گئی تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔

(اسے امام احمد، حاکم، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ذہبی نے صحیح فرمایا ہے)

اور دوسری روایت میں ہے کہ:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا فِي عَضُدِهِ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ لَهُ مَا هٰذِهِ قَالَ نُعِتَ لِي مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ أَمَا لَوْ مِتَّ وَهِيَ عَلَيكَ وُكِلْتَ إِلَيْهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا تو انہوں نے اس شخص سے پوچھا یہ کیا ہے تو اس شخص نے کہا یہ کمزوری دور کرنے کے لیے ہے تو انہوں نے فرمایا: اگر تمہیں اس کو پہنے ہوئے موت آ جائے تو تم کو اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے پھر) فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو بدشگونی کرے یا اس کے لیے بدشگونی کی جائے، یا وہ کہانت کرے یا اس کے لیے کہانت کی جائے یا وہ جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے۔

(اسے علامہ البانی نے السلسلہ الصحیحہ: 228/5 میں بیان کیا ہے اور جید فرمایا ہے)

ان احادیث کے چند پیغامات:

1: کسی چیز پر حکم لگانے سے پہلے تفصیل جاننا ضروری ہے۔

2: پیتل کا کڑا یا اس جیسی چیزیں پہننے میں صرف نقصان ہی نقصان ہے۔

3: شرکیہ اعمال سے انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

4: زمانہ جاہلیت میں لوگ دھاگہ، کڑا، چھلا اور ان جیسی چیزیں پہنا کرتے تھے اور دین اسلام نے ان اعمال کی شدید مذمت کرتے ہوئے لوگوں کو شرک اور بدعات کی تاریکیوں سے نکال کر توحید اور سنت کی روشنی کی طرف رہنمائی کی ہے۔

5: برائی سے روکنا واجب ہے (علم اور استطاعت کے مطابق)۔

ashabulhadith.com

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ

جس نے تمیمہ (1) لٹکایا اس نے شرک کیا (صحیح الجامع: علامہ البانی:6394)

(1) تمیمہ: ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے کوئی شخص استعمال کرتا ہے کسی نقصان سے بچنے یا اس کو دور کرنے کے لئے۔ جیسے دھاگہ، کڑا، تعویذ (2)، سیپ، نظر بد کا ٹیکا اور ان جیسی چیزیں۔

(2) تعویذ کا باندھنا بنیادی طور پر شرک اصغر ہے اگر اس نیت سے پہنا گیا ہو کہ اللہ تعالی ہی مشکل کشا، حاجت روا ہے لیکن یہ تعویذ ایک ذریعہ ہے اور اگر تعویذ پر ہی پورا توکل ہو

اور اس کو مشکل کشائی، حاجت روائی اور نظر بد سے پناہ دینے والی سمجھے تو یہ شرک اکبر ہوگا۔

نوٹ: اگر تعویذ میں مکمل قرآن کی آیات ہیں تو اس صورت میں یہ شرک نہیں ہوگا لیکن اس کا لٹکانا حرام ہے کیونکہ یہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

اس حدیث کے چند پیغامات:

1: تمیمہ لٹکانا شرک کی قسموں میں سے ایک قسم کا شرک ہے۔

2: تمیمہ لٹکانا بنیادی طور پر شرک اصغر ہے اور اس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

3: تعویذ لٹکانا ہر صورت میں حرام ہے۔

ashabulhadith.com

اور ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولاً أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ

کہ وہ ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ عبداللہ (بن ابی بکر بن حزم راوی حدیث) نے کہا کہ میرا خیال ہے ابو بشیر نے کہا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک قاصد (زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا ہار ہو یا کوئی بھی ہار ہو تو وہ اسے کاٹ ڈالے۔

(صحیح بخاری:3005 مسلم:2115)

اس حدیث کے چند پیغامات:

1: نفع یا نقصان کی نیت سے گلے میں چیزیں لٹکانا باطل (شرکیہ) عقیدہ ہے۔

2: جانوروں پر تانت کا دھاگہ لٹکانا شرک ہے اگر یہ نیت ہو کہ اس کی وجہ سے نقصان یا فائدہ ہو۔

3: جس چیز کو شریعت نے سبب نہیں بنایا اسے سبب بنانا شرک اصغر ہے۔

4: اچھے لوگوں کی صحبت میں رہنے اور سفر کرنے کی فضیلت۔

ashabulhadith.com

اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ. قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَذَا وَاللَّهِ لَقَدْ

كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلاَنٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَا ذَاكِ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا"

بیشک جھاڑ پھونک (دم)، تعویذ گنڈے اور باہمی عشق و محبت پیدا کرنے کے لیے تیار کی جانے والی چیزیں شرک ہیں۔ ان کی اہلیہ (زینب رضی اللہ عنہا) نے کہا: آپ یہ کیوں کہتے ہیں؟ اللہ کی قسم، میری آنکھ درد کی وجہ سے گویا نکلی جاتی تھی تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی اور وہ مجھے دم کرتا تھا۔ جب وہ دم کرتا تو میرا درد رک جاتا تھا۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطان کی کارستانی ہوا کرتی تھی، وہ تمہاری آنکھ میں اپنی انگلی مارتا تھا اور جب وہ یہودی دم کرتا تھا تو شیطان رک جاتا تھا۔ تمہیں یہی کچھ کہنا کافی تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: (أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا) اے لوگوں کے رب! تکلیف دور کر دے شفا عنایت فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کہیں کوئی شفا نہیں، ایسی شفا عنایت فرما جو کوئی تکلیف باقی نہ رہنے دے۔

(سنن ابی داؤد: 3883، علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے)

اس حدیث کے چند پیغامات:

1: بنیادی طور پر جھاڑ پھونک شرک ہے الا یہ کہ جو مشروع ہو (شریعت کے مطابق ہو)

2: التمائم (تعویذ) اور اَلتِّوَلَةُ (جادو کی چیزیں) شرک ہیں۔

3: علم نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی مسلمان سے شرکیہ عمل ہو سکتا ہے اور مؤمن کے ایمان کا یہ تقاضہ ہے کہ جب علم آجائے تو وہ فوراً اس برائی سے رک جاتا ہے۔

4: لوگوں کو شرکیہ اعمال سے خبردار کرنے کی اہمیت۔

5: شیطان کے چالوں اور حربوں سے آگاہ رہنا چاہئے اور یہ حصول علم کے بغیر ممکن نہیں۔

ashabulhadith.com

اور عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئاً وُكِلَ إِلَيْهِ

جو شخص کوئی چیز (گلے وغیرہ میں) لٹکائے تو اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(جامع الترمذی: 2072 علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے)

اس حدیث کے چند پیغامات:

1: اللہ تعالی پر توکل کرنا فرض ہے اسباب شرعی اختیار کرتے ہوئے۔

2: جو بھی غیر اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو اسی کے حوالے کر دیتا ہے۔

3: دھاگہ، تعویذ، کڑا، چھلہ وغیرہ سے بچنے کا پیغام۔

ashabulhadith.com

اور رویفع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا (ﷺ) مِنْهُ بَرِيءٌ

اے رویفع! شاید تم دیر تک زندہ رہو۔ تم لوگوں کو بتا دینا کہ جس شخص نے داڑھی کو گرہ لگائی یا (جانور کے یا اپنے) گلے میں تانت ڈالی یا جانور کے گوبر یا ہڈی کے ساتھ استنجا کیا تو بلاشبہ محمد (ﷺ) اس سے بری اور بے زار ہے۔

(سنن ابی داؤد: 36، سنن نسائی: 5082، صحیح الجامع: 7910، علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے)

اس حدیث کے چند پیغامات:

1: داڑھی میں گرہ لگانا حرام ہے (زمانہ جاہلیت میں لوگ تکبر سے اپنی داڑھیوں کو گرہ لگاتے تھے)۔

2: گلے میں تانت ڈالنا حرام ہے (چاہے انسان کے گلے میں یا جانور کے)۔

3: جانور کے گوبر سے یا کسی بھی ہڈی سے استنجا کرنا حرام ہے۔

4: ان اعمال کو کرنے والوں کے لیے سخت وعید۔

ashabulhadith.com

اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً فِي يَدِهِ خَيْطٌ مِنَ الْحُمى، فَقَطَعَهُ وَتَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ [يوسف:106]

انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار سے بچنے کے لیے دھاگہ بندھا ہوا دیکھا تو حذیفہ

رضی اللہ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور اس آیت کریمہ کو پڑھا کہ اکثر لوگ باوجود اللہ تعالی پر ایمان رکھنے کے بھی شرک کرتے ہیں (سورۃ یوسف:106)

(ابن ابی حاتم: تفسیر القرآن العظیم:12040)

صحابی کے اس قول (اثر) کے چند پیغامات:

1: جس نے بھی دھاگہ باندھا نفع یا نقصان کی نیت سے تو اس نے شرک کیا۔

2: منکر کا انکار کرنا واجب ہے اپنی استطاعت اور علم کے مطابق۔

3: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے علم کی فضیلت۔

4: ایک شخص کے دل میں ایمان اور شرک (اصغر) دونوں جمع ہو سکتے ہیں۔

5: کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے۔

ashabulhadith.com

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَطَعَ تَمِيمَةً مِنْ إِنْسَانٍ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَة

جس شخص نے کسی کی گردن سے تمیمہ (تعویذ) کاٹ پھینکا اسے ایک گردن (غلام) آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔

(اسے وکیع ابن الجراح اور ابن أبي شیبہ نے اپنی تصنیفات میں بیان کیا ہے)

تابعی کے اس قول کے چند پیغامات:

1: امت کو شرکیہ اعمال سے آگاہ رکھنے اور اس برائی سے روکنے کی اہمیت کا ثبوت۔

2: (اللہ تعالی کی توفیق کے بعد) برائی سے وہ شخص روک سکتا ہے جس کے پاس علم اور استطاعت ہو۔ (جو صاحب اقتدار ہو)۔

3: تمیمہ کے کاٹنے میں ایک غلام کو آزاد کرنے سے زیادہ اجر ہے کیونکہ وہ شخص جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، توحید و سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ہر قسم کے شرک بدعات اور خرافات سے دور اور ہر شر سے محفوظ فرمائے۔

واللہ أعلم و صلی اللہ علی نبینا محمد و علی أله و صحبه اجمعین

دھاگہ، چھلہ، کڑا اور تعویذ کی حقیقت

ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ)

ashabulhadith.com